50801 ـ كم يا زيادہ ہونے والی جمع شدہ رقم كی زكاۃ كيسے ادا كی جائے گی ؟

سوال

بنك ميں ركھی جانے والی رقم ايك جيسی ہی نہيں رہتی، يعنی سال كے دوران اس ميں كمی يا زيادتی ممكن ہے، تو اس كی زكاۃ كس طرح ادا كی جائے گی ؟ جبكہ وہ رقم صرف جمع كرنے كے ليے ہی مخصوص نہيں، اور سال كے دوران كبھی كم اور كبھی زيادہ ہوتی رہتی ہے، تو اس رقم كی تحديد كيسے ہو گی جس پر سال مكمل ہوا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

جب يہ رقم نصاب كو پہنچ جائے اور اس پر سال مكمل ہو جائے تو اس پر زكاۃ واجب ہو جاتی ہے، چاہے وہ رقم جمع رہنے كے ليے ہو يا نہ.

اور زكاۃ كا نصاب پچاسی گرام (85) سونا، يا پانچ سو پچانوے گرام (595) چاندی كے برابر رقم ہے.

اور اس ميں سے زكاۃ كی مقدار اڑھائی فيصد ہو گی.

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (2795) كا جواب ديكھيں.

اس ليے اگر دوران سال مال نصاب سے كم ہو جائے تو سال منقطع ہو جائے گا، اور اس ميں زكاۃ واجب نہيں ہو گی، اور جب مال نصاب كو پہنچے تو پھر نئے سرے سے سال شروع ہو گا.

اور اگر مال دوران سال كچھ نہ كچھ زيادہ ہوتا رہے تو اس ميں تفصيل ہے:

اول:

اگر تو (نيا) حاصل ہونے والا مال پہلے مال كا نتيجہ ہے مثلا جمع كردہ مال كا ـ اسلامی مصارف سے حاصل ہونے والا ـ منافع تو اصل پر سال مكمل ہونے كی صورت ميں سارے مال كی زكاۃ دی جائے گی، چاہے منافع پر سال مكمل نہ بھی ہوا ہو بلكہ اسے چند يوم ہی ہوئے ہوں، اسی ليے فقھاء كا كہنا ہے كہ: منافع كا سال اصل مال كا سال ہی شمار ہو گا.

دوم:

اور اگر حاصل ہونے والا مال پہلے مال کا نتیجہ نہيں، بلکہ وہ مستقل مال ہے، مثلا وہ مال جو انسان اپنی تنخواہ سے جمع کرتا ہے، تو اصل يہ ہے کہ ہر مال کے ايك مستقل اور عليحدہ سال بنايا جائے، اور اس نئے مال کے حصول ميں نصاب کی شرط نہيں ہو گی؛ کيونکہ پہلے مال ميں نصاب موجود ہے.

اور اس بنا پر آپ نے جو مال رمضان المبارك ميں جمع كيا تھا اس کی آئندہ رمضان ميں زكاۃ ادا كريں، اور جو شوال ميں جمع كرايا اس کی آئندہ شوال ميں زكاۃ ادا كريں، اور اسی طرح باقی بھی.

اس ميں كوئی شك نہيں کہ انسان کے ليے ايسا كرنا اور جمع كردہ ہر مال کے ليے عليحدہ حساب ركھنا مشكل اور مشقت كا كام ہے، اسی طرح اس کے ليے ہر جمع كردہ مال كی اس كا سال پورا ہونے پر اس كی عليحدہ زكاۃ نكالنا بھی مشكل ہے، لہذا اس کے ليے آسان يہ ہے کہ وہ پہلے جمع كردہ مال كا سال مكمل ہونے پر ہی سارے سال ميں جمع كردہ مال كی بھی زكاۃ ادا كر دے.

تو اس طرح آپ نے اس مال كی بھی زكاۃ ادا كردی جس كا ابھی سال مكمل بھی نہيں ہوا اور ايسا كرنے ميں حرج بھی كوئی نہيں، بلكہ يہ سال پورا ہونے سے قبل ہی جلد زكاۃ ادا كرنے ميں شامل ہوتا ہے.

اس كی تفصيل سوال نمبر (26113) کے جواب ميں بيان ہو چكی ہے، اور وہاں ہم نے مستقل فتوی كميٹی کے علماء كرام كا اس کے متعلق فتوی بھی نقل كيا ہے فائدہ کے ليے ہم اسے دوبارہ يہاں بھی نقل كرتے ہيں:

" جس كی ملكيت ميں نصاب كو پہنچنے والی نقد رقم ہو اور پھر مختلف اوقات ميں اس كی ملكيت اور اور بھی رقم آتی رہی ہو، اور يہ رقم پہلی رقم کے نتيجہ ميں نہ ہو اور اس پيدا شدہ نہ ہو، بلكہ اس كی حيثيت مستقل ہو مثلا ايك ملازم اپنی ہر تنخواہ سے كچھ رقم ماہانہ بچا كر جمع كرے، يا پھر وراثت يا ہبہ يا جائداد اور مكانات كا كرايہ وغيرہ.

اگر وہ اس کے حق كی تہہ تك پہنچنے كا حريص ہے، اور وہ صرف اتنی زكاۃ ہی مستحقين كو دينا چاہتا ہے جو اس کے مال ميں واجب ہے، تو اسے چاہيے کہ وہ اپنے حساب كتاب كا ايك شيڈول بنائے جس ميں اس طرح كی سارى آمدن كی ملكيت کے سال كی ابتداء ظاہر كرے، اور پھر وہ ہر مال پر جيسے ہی اس كا سال مكمل ہو اس كی عليحدہ زكاۃ ادا كرے.

اور اگر وہ اس كام سے راحت اور آرام چاہتا ہو اور وہ درگزر اور فياضی كا راستہ اختيار كرے، اور وہ اپنے آپ پر فقراء و مساكين كو ترجيح دينے پر اس كا دل راضی ہو؛ تو اپنی ملكيت ميں سارى نقدی كی زكاۃ اسی وقت ادا كر دے جب پہلے مال کے نصاب پر سال مكمل ہوتا ہو، اور اس ميں اجروثواب بھی زيادہ ہے، اور درجات كی بلندی ہے، اور پھر راحت بھی، اور فقراء و مساكين اور باقی مصارف زكاۃ کے حقوق كا بھی خيال ہے، اور اس سے جو زيادہ ہو وہ

اس کی زکاۃ شمار ہو گی جس کا ابھی سال بھی پورا نہیں ہوا اس کی زکاۃ پہلے ہی ادا ہو جائے گی" انتہی

ماخوذ از: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (9 / 280).

واللہ اعلم .